سبق نمبر5

برسات کی بہاریں

شاعر کا تعارف

ولی محمد نام، نظیر تخلص، دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد فاروق تھا۔ ۱۷۶۱ء میں احمد شاہ ابدالی نے جب دہلی پر حملہ کیا تو نظیر آگرہ چلے گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ نظیر ہندی اور فارسی کے علاوہ کسی قدر عربی بھی جانتے تھے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق خوش نویسی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ طبیعت میں قناعت پسندی تھی، اس لیے دولت اور مقام منصب کے حصول کی کوشش نہ کی۔ ابتدا میں متھرا کا سفر کیا اور کسی مکتب میں معلم ہو گئے، مگر پھر آگرہ چلے آئے۔

نظیر کی شاعری کی زبان سادہ اور موضوعات عام ہیں۔ اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ وہ اپنی نظموں میں موسموں، تہواروں، مناظرِ فطرت، رسومات اور معاشرتی زندگی کے رنگا رنگ پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری کے موضوعات، ان کا پیرایہ اظہار اور زبان اس دیس کی مٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھیں ایک عرصے تک باقاعدہ سنجیدہ شاعر کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا مگر بعد میں اہلِ فن نے توجہ کی اور انھیں اردو کے اہم اور بڑے شاعروں کی صف میں جگہ دی گئی۔

مرکزی خیال

اس نظم میں شاعر برسات کے مناظر پیش کر رہا ہے کہ جب برسات آتی ہے تو سبزے لہلہاتے ہیں باغوں میں بہاریں ہوتی ہیں بارش کی بوندوں کی رم جھم ہوتی ہے ار ہر سو بہار ہوتی ہے اسی طرح بادل چھائے ہوئے ہیں بارش کی جھڑی سے جل تھل ہو جاتا ہے ہر جگہ ہریالی ہو جاتی ہے بجلی چمکتی ہے بادل گرجتے ہیں پرندے خوشی سے جھومتے اور خوش ہوتے ہیں۔ بارش کے بعد گھروں اور مکانوں کا جو حال ہوتا ہے اسے بھی بیان کیا گیا ہے کہ کتنی تکلیف لوگوں کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔

خلاصہ

نظیر اکبر آبادی کی اس مشہور نظم کے تین بندوں کا خلاصہ یہ ہے کہ برسات کے موسم میں بارش ہونے سے پہلے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے جس سے سبزہ لہلہاتا ہے باغوں میں بہار آ جاتی ہے اور بادلوں میں بارش کے قطرے اپنی بہار دکھاتے ہیں اور بارش کی بوندوں کے زمین پر پڑنے سے عجیب خوشگوار آواز آتی ہے۔ اس ہوا میں دولتمند لوگ چھتری تانے ہاتھی پر بیٹھے ہوتے ہیں اور اس ہوا سے لطف اندوز ہوتے ہیں جب کہ غریب غرباء اور مفلس لوگ کیچڑ میں پھسل کر گرتے جاتے ہیں۔ ہاتھوں میں جوتیاں پکڑے اور پائینچے چڑھائے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ ان کی جوتیاں اور کپڑے بارش اور کیچڑ سے خراب نہ ہوں۔ اسی طرح بارش میں کوئی دلدل میں گرتا ہے تو اسکے کپڑے بدبودار ہو جاتے ہیں۔ کسی کا پھسلنے کے بعد کیچڑ سے منہ بھر جاتا ہے پھسلنے والوں کی تعداد بہت ہوتی ہے اور سینکڑوں پھسلنے والوں کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ انکے سر نیچے پاؤں اوپر ہوتے ہیں۔

اشعار کی تشریح

ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاوٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

نثر:
اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں ہیں
سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاہٹ قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں
یارو کیا کیا برسات کی بہاریں مچی ہیں

حوالہ: یہ بند نظیر اکبر آبادی کی نظم "برسات کی بہاریں" سے لیا گیا ہے۔

تشریح: اس بند میں نظیر اکبر آبادی برسات کے بارے میں تفصیل بتا رہے ہیں کہ بارش ہونے سے پہلے جو ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اسمیں

www.downloadclassnotes.com

برسات کے بارے میں بہت کچھ ہوتا ہے اور برسات کا جو خوبصورت نظارہ ہوتا ہے وہ بیان کیا گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو سبزہ لہلہانا شروع کر دیتا ہے ایک عجیب سماں ہوتا ہے۔ باغوں میں بہار آجاتی ہے۔ درخت، پودے، چرند، پرند خوشی سے جھومتے ہیں۔ ہوا کے ساتھ ساتھ بارش کی بوندوں کی مدھر آواز رم جھم سنائی دیتی ہے جو بہت بھلی لگتی ہے۔ بارش کے قطرے جو زمین پر برستے ہیں ایک عجب سی بہار دیئے ہیں۔ اور بہت بہت مناظر نظر آتے ہیں اور ہر طرح کی بہاریں چھپی ہوئی ہیں۔ درخت خوشی سے جھوم رہے ہوتے ہیں۔ پھول کھل رہے ہوتے ہیں پرندے چہچہا رہے ہوتے ہیں اور اسطرح بہت ساری بہاریں چھپی ہوئی ہیں تو اے لوگو! دیکھو برسات کی طرح طرح کی بہاریں اور ان سے لطف اندوز ہو اور اسکا مزا لو۔

بند نمبر۲۔

جو اس ہوا میں یارو ، دولت میں کچھ بڑھے ہیں
ہے اُن کے سر پہ چھتری ، ہاتھی پہ وہ چڑھے ہیں
ہم سے غریب غربا ، کیچڑ میں گرے پڑے ہیں
ہاتھوں میں جوتیاں ہیں اور پائچے چڑھے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یاروں ، برسات کی بہاریں

نثر:

یارو! جو اس ہوا میں دولت میں کچھ بڑھے ہیں
ان کے سر پر چھتری ہے ، وہ ہاتھی پہ چڑھے ہیں
ہم سے غریب غربا کیچڑ میں گر پڑے ہیں
جوتیاں ہاتھوں میں ہیں اور پائچے چڑھے ہیں
یارو! کیا کیا برسات کی بہاریں مچی ہیں

حوالہ: یہ بند نظیر اکبرآبادی کی نظم ''برسات کی بہاریں'' سے لیا گیا ہے۔

تشریح: اس بند میں شاعر برسات کا منظر پیش کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ امیر لوگ جنکے پاس ہر طرح کی آسائشیں میسر ہیں اور جنکے پاس دولت کی فراوانی ہے اس برسات کے موسم میں انہوں نے اپنے آپ کو برسات سے محفوظ رکھنے کے لئے سر پر چھتری تانی ہوئی ہے اور وہ ہاتھی پر چڑھ کر بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ برسات کی تباہ کاریوں سے بچا جاسکے اور بارش کیچڑ سے وہ محفوظ رہیں۔ انکے مقابلے میں غریب لوگ جن کے پاس یہ ساری سہولتیں میسر نہیں ہیں اور وہ پیدل ہی چل رہے ہیں انہوں نے جوتیاں اتار کر ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ہیں اور اپنے پائنچے مٹی اور کیچڑ سے بچانے کے لئے اوپر کی طرف چڑھائے ہوئے ہیں وہ کیچڑ میں پھسل کر گر پڑتے ہیں اور اسطرح وہ برسات کی بارش کا نشانہ بنے ہیں تو اے لوگو! دیکھو برسات کی کیسی کیسی بہاریں اور مناظر ہیں کہ کہیں امیر آدمی ہاتھی پر چھتری تانے برسات سے لطف اندوز ہو رہا ہے اور کہیں غریب آدمی بارشوں اور کیچڑ سے بچتے ہوئے جوتیاں ہاتھوں لئے ہوئے ہے اور پائینچے چڑھائے ہوئے جا رہا ہے لیکن پھر بھی کیچڑ میں گر کر اپنے آپ کو خراب کر رہا ہے۔

بند نمبر۳۔

گر کر کسی کے کپڑے ، دلدل میں ہیں معطر
پھسلا کوئی ، کسی کا کیچڑ میں منہ گیا بھر
اک دو نہیں ، پھسلتے کچھ ان میں آن اکثر
ہوتے ہیں سینکڑوں کے ، سر نیچے پاؤں اوپر
کیا کیا مچی ہیں یارو ، برسات کی بہاریں

نثر:

کسی کے کپڑے گر کر دلدل میں معطر ہیں
کوئی پھسلا کسی کا منہ کیچڑ میں بھر گیا
اک دو نہیں کچھ پھسلتے ان میں آن اکثر
سینکڑوں کے سر نیچے پاؤں اوپر ہوتے ہیں
یارو! کیا کیا برسات کی بہاریں مچی ہیں

حوالہ: یہ بند نظیر اکبرآبادی کی نظم ''برسات کی بہاریں'' سے لیا گیا ہے۔

تشریح: اس بند میں نظیر اکبرآبادی برسات میں ہونے والی بارش کے مختلف مناظر بیان کر رہے ہیں بارش میں پھسل کر گرنے سے کچھ لوگوں کے کپڑے کسی دلدل میں بدبودار پانی سے گندی بدبو آتی ہے اسطرح کوئی کیچڑ میں پھسل کر گرتا ہے تو منہ کے بل گرنے سے اسکا منہ کیچڑ سے بھر جاتا ہے۔ اسی طرح بارش میں موسم میں بہت سارے لوگ پانی اور کیچڑ میں پھسل کر گرتے رہتے ہیں او عجیب نظارہ ہوتا ہے کہ سینکڑوں لوگ جب بارش میں گرتے ہیں تو گرتے وقت انکے سر

نیچے زمین پر ہوتے ہیں اور پاؤں اوپر یہ ایک عجب اور دلچسپ نظارہ ہوتا ہے اور اسطرح برسات کی بہاریں عجیب عجیب طرح کی ہوتی ہیں اور مختلف قسم کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **بارش کیسے ہوتی ہے؟**

جواب: برسات کے موسم میں ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور بادل پورے آسمان پر چھا جاتے ہیں اور اسکے بعد بارش ہوتی ہے زمین پر موجود پانی بخارات بن کر آسمان میں بادلوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور پھر بادل برس جاتے ہیں تو بارش ہوتی ہے۔

○ **کیا آپ کو برسات کا موسم اچھا لگتا ہے؟**

جواب: مجھے برسات کا موسم بہت اچھا لگتا ہے کیوں کہ اس میں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل آسمان پر چھا جاتے ہیں۔ گرمی کا زور ٹوٹ جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے۔

○ **برسات کے موسم میں آپ کیسے لطف اٹھاتے ہیں؟**

جواب: برسات کے موسم میں بارش میں نہا کر اس موسم کا لطف اٹھاتے ہیں۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سبزوں	گھاس پودے	دلدل	وہ جگہ جہاں کوئی دھنس جائے
جھنجھناہٹ	بوندوں کی آواز	معطر	خوشبودار
قطروں	بارش کے قطرے	سینکڑوں	بہت سے، ایک سو

پڑھنے کے دوران میں

برسات میں سبزہ کیا رنگ دکھاتا ہے؟

جواب: برسات میں سبزہ لہلہاتا ہے اور عجیب منظر پیش کرتا ہے۔

○ **برسات میں پھسلنے سے کیا ہوتا ہے؟**

جواب: برسات میں پھسلنے سے کپڑے خراب ہوتے ہیں جوتے گندے ہو جاتے ہیں۔ چوٹ بھی لگ سکتی ہے۔ کیچڑ منہ میں بھر سکتی ہے۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ا۔ **دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔**

(الف) **''کیا کیا'' سے کیا مراد ہے؟**

جواب: ''کیا کیا'' سے مراد بہت ساری حالتیں ہیں جو برسات میں ہوتی ہیں۔

(ب) **برسات میں غریب غربا کا کیا حال ہوتا ہے؟**

جواب: برسات میں غریب غربا کیچڑ میں گرتے ہیں۔ جوتیاں ہاتھوں میں اور پائینچے چڑھے

(ج) **کپڑوں کے دلدل میں معطر ہونے سے کیا مراد ہے؟**

جواب: دلدل میں معطر ہونے کا مطلب ہے کہ کپڑے بدبودار پانی میں گر کر عجیب بو دیتے ہیں۔

(د) **برسات کے دوران امیر لوگ کیا استعمال کرتے ہیں؟**

جواب: برسات کے دوران امیر لوگ چھترے تانے ہوتے ہیں اور ہاتھی پر چڑھے ہوتے ہیں۔

(ہ) **اس نظم کا کونسا بند آپکو زیادہ پسند ہے۔ پسندیدگی کی وجہ لکھیں؟**

جواب: اس نظم کا پہلا بند مجھے بہت پسند ہے کیونکہ اسمیں سبزہ، باغات، بارش، بوندوں اور قطرات کا ذکر ہے جو بارش ہونے منظر کو پیش کرتا ہے۔

۲۔ **مصرے مکمل کیجیے۔**

ا۔ اک دو نہیں پھسلتے **کچھ ان میں اَن اکثر**

ب۔ سبزوں کی لہلہاہٹ **باغات کی بہاریں**

www.downloadclassnotes.com

ج۔ جواس ہوا میں یار دولت میں **کچھ بڑھے ہیں**

د۔ ہر بات کے تماشے **ہر بات کی بہاریں**

ہ۔ ہے اُن کے سر پر چھتری **ہاتھی پہ وہ چڑھے ہیں**

سنیے اور بولیے

۳۔ ایک طالب علم درج ذیل اشعار پڑھے اور باقی اس منظر کشی پر بات کریں۔

رات آئی ساری دنیا سوگئی — نیند میں ساری خدائی کھو گئی
آئی لوری نیند کی گاتی ہوئی — کالے کالے بادل بکھراتی ہوئی
نیند کے جادو کا لوہا مان کر — سو گیا سنسار لمبی تان کر
محنتی سوتے ہیں کس آرام سے — کام انھیں دن بھر رہا ہے کام سے
دن بنا ہے کام کرنے کے لیے — رات ہے آرام کرنے کے لیے

منظر کشی:

۱۔ رات کے وقت ساری دنیا نیند میں کھو جاتی ہے۔

۲۔ نیند کی لوری گاتی ہوئی آتی ہے۔

۳۔ ساری دنیا نیند کے جادوں سے سوجاتی ہے۔

۴۔ محنتی لوگ دن بھر کام کر کے آرام سے سوجاتے ہیں۔

۵۔ دن کام کرنے کے لئے بناہے اور رات آرام کرنے کے لئے۔

زبان سیکھیے

استعارہ:

درج ذیل جملے غور سے پڑھیں۔

الف۔ ماں نے کہا، میرا چاند آگیا۔

ب۔ فراز شیر ہے شیر۔

ج۔ اس کی پلکوں پر موتی چمک رہے ہیں۔

پہلے جملے میں ماں نے اپنے بیٹے کو چاند کہا۔ دوسرے جملے میں فراز کو شیر کہا گیا۔ تیسرے جملے میں آنسوؤں کو موتی کہا گیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ بچہ کتنا خوب صورت کیوں نہ ہو چاند نہیں ہوتا۔ کوئی شخص کتنا ہی بہادر کیوں نہ ہو شیر نہیں ہوتا۔ اسی طرح پلکوں پر چمکتے آنسو موتی نہیں ہو سکتے۔

استعارہ کے لفظی معنی ادھار لینے کے ہیں۔ چاند، شیر اور موتی عارضی طور پر بیٹے، فراز اور آنسو کے لیے استعمال ہوئے ہیں، ہمیشہ کے لیے نہیں پس استعارہ کی تعریف ہم یوں کر سکتے ہیں:

جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنی میں اس طرح استعمال ہو کہ اُس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے تو اُسے استعارہ کہتے ہیں؟

۴۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں سے استعارہ کی نشان دہی کریں۔

ا۔ عرب کا چاند طلوع ہوا تو کفر کے اندھیرے چھٹ گئے۔

ب۔ پاکستان شیروں نے بھارتی گیدڑوں کو بھگا دیا۔

ج۔ میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا

جواب: ا۔ عرب کا چاند

۲۔ پاکستانی شیر، بھارتی گیدڑ

۳۔ بلبل نالاں، اجڑے گلستان

سوچیے اور لکھیے

۵۔ اپنے اطراف کا مشاہدہ کیجیے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر سو پھیلی ہوئی ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا شروع کریں تو کبھی بھی نہیں گن سکیں گے۔ ہمارے ہر سو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بکھری ہوئی ہیں جن سے ہم ہر آن فائدے حاصل کرتے ہیں جو انسان کی خدمت کے لئے ہیں اور یہ ساری نعمتیں بے حد و حساب ہیں اور جن کا کوئی شمار نہیں ہے۔ سورج، چاند، ستارے، ہوا، آگ، پانی، چرند، پرند، درخت، سبزہ، جنگلات، پہاڑ، دریا، سمندر، گلیشیر، معدنی وسائل، پیٹرولیم، معدنیات، آبی وسائل، اور ہزار ہاں دیگر نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کو بہتر اور پر آسائش بنانے کے لئے انسان کے زیر تصرف رکھی ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان نعمتوں سے ہر آن مستفید ہوتا ہے۔ اور اس سے لطف حاصل کرتا ہے اور اپنی زندگی بہتر انداز میں گزارتا ہے۔ مختلف موسم، پھل، سبزیاں، گوشت،

www.downloadclassnotes.com

اناج، دالیں انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وافر مقدار میں اُگتی ہیں جو انسانوں کی ضروریات پورا کرتی ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان ساری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور اسکا سب سے بڑا طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں۔ اسکے احکامات پر عمل کریں اور اپنی زندگیاں اُسی کے حکم کے مطابق بسر کریں۔

۶۔ درج ذیل کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
جھنجھناہٹ	برسات میں بوندوں کی جھنجھناہٹ ایک سحر طاری کر دیتی ہے۔
تماشے	طالبعلموں کو فضول کھیل تماشوں سے دور رہنا چاہیے۔
کیچڑ	بارش کے بعد زمین پر کیچڑ ہو جاتا ہے۔
دلدل	ساحلی مقامات پر دلدل بن جاتی ہے۔
معطر	خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی ہے۔

۷۔ موسم برسات کے عنوان سے تین پیراگراف کا مضمون تحریر کریں۔

جواب: بارش کا خوبصورت موسم ہر کسی کو پسند ہوتا ہے۔ سورج کا بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلنا، کبھی دھوپ کبھی چھاؤں، قوس قزح کے رنگوں کا افق پہ بکھرنا، نرم نرم بوندوں کا زمین کو مہکانا تو کبھی موسلا دھار بارش اک برسنا، بادلوں کا گرجنا، بجلی کا چمکنا تو بارش کا موسم کتنا حسین، خوشگوار اور دلکش ہوتا ہے جب بارش کے بعد ہر چیز نکھری نکھری اور اجلی اجلی ہوتی ہے۔ سبزہ آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا ہے۔ پتہ، بوٹا، پھول، شاخیں ہوا میں لہراتی ہیں مٹی کی خوشبو حواس پر چھا جاتی ہے اس موسم میں نہ چاہتے ہوئے بھی نیند کا غلبہ رہتا ہے اور دل بلاوجہ خوشی سے جھومتا ہے۔

جون کے مہینے میں جب سورج آنکھیں دکھاتا ہے گرمیوں کے تھپیڑے چہرے اور کانوں کو چھوتے ہیں۔ گرمی زوروں پر ہوتی ہے۔ ہر شے جھلسا دیتی ہے۔ بچے گھروں سے باہر نہیں نکلتے۔ گلی کوچے ویران ہوتے ہیں۔ ندی نالوں میں پانی کم ہو جاتا ہے تو ایسے میں ماہ جولائی میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں، پرندوں، جانوروں کے لیے رحمت کی بارش برساتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ سورج کالے بادلوں کی چادر اوڑھ لیتا ہے ہوا میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ بادل گرجنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بجلی چمکنے لگتی ہے اور پھر ساون کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ جو شدید ہوتی ہے بچوں کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھر جاتی ہیں اور وہ گھروں سے باہر نکل کر بارش میں نہانا شروع کر دیتے ہیں۔ موج مستی کرنے میں چمن زاروں میں بہار آ جاتی ہے۔ زردی کے رنگے ہوئے پتے کھیت کھلیان سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ کچھ دیر موسلا دھار بارش ہونے کے بعد بادل چھٹ جاتے ہیں۔ بارش تھم جاتی ہے مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ قوس قزح آسمان پر جھولا ڈال دیتی ہے۔ فضا دھل کر صاف ہو جاتی ہے۔ درخت نہا کر صاف ستھرے ہو جاتے ہیں۔ چرند پرند اور انسان سکون کا سانس لیتے ہیں۔ ہر طرف زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے۔ پرندے چہچہانے لگتے ہیں۔ کلیاں مسکراتی ہیں اور ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہو جاتا ہے۔

بارش اللہ کی عظیم نعمت ہے اور اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے لیکن بارش ایک حد تک ہی ہو تو نعمت ہوتی ہے۔ زیادہ بارش زحمت بھی بن جاتی ہے۔ نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ گھر گر جاتے ہیں۔ مالی اور جانی نقصان بھی ہوتا ہے۔

برسات کے موسم میں زمین نرم ہو جاتی ہے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ جل تھل ہو جاتا ہے۔ ندی نالے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ بارش قدرت کا بہترین عطیہ ہے۔ اس سے ہم غلہ اگاتے ہیں۔ سبزیاں پیدا کرتے ہیں۔ برسات کے پانی کو جمع کر کے نہریں نکالتے ہیں اور سارا سال آبپاشی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

برسات کا موسم گرمی کے شدید موسم کے اختتام کی نوید سناتا ہے۔ آہستہ آہستہ گرمی کم ہونا شروع ہوتی ہے لوگ اطمینان کا سانس لیتے ہیں اور اپنے کاروبار زندگی کو معمول کے مطابق انجام دینا شروع کرتے ہیں۔

عمل کیجیے

۸۔ مختلف موسموں کے بارے میں دو دو جملوں میں رائے دیں۔

www.downloadclassnotes.com

جواب:

موسم بہار:

۱۔ موسم بہار مارچ میں شروع ہو کر مئی میں ختم ہوتا ہے اور تین ماہ کے لئے ہوتا ہے۔

۲۔ اس موسم میں پودے پھول اگاتے ہیں اور پھولوں کی خوشبو ہر طرف پھیل جاتی ہے۔

۳۔ موسم بہار میں باغات میں پھولوں کی نمائش ہوتی ہے۔

۴۔ موسم بہار خوشی کا موسم ہوتا ہے۔ موسم بہار کی مناسبت سے میلے لگتے ہیں۔

۵۔ موسم بہار میں بسنت کا تہوار منایا جاتا ہے۔

موسم گرما:

۱۔ موسم گرما جون سے شروع ہو کر اگست کے اختتام تک ہوتا ہے۔

۲۔ موسم گرما میں دن لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتیں ہیں۔

۳۔ موسم گرما میں لوگ ٹھنڈے مشروبات، آئس کریم، فالودہ، شکر کولا پسند کرتے ہیں۔

۴۔ موسم گرما میں لوگ پہاڑی مقامات کا رخ کرتے ہیں تاکہ گرمی کی شدت سے محفوظ رہیں۔

موسم خزاں:

۱۔ موسم خزاں ستمبر سے لیکر نومبر تک ہوتا ہے۔

۲۔ اس موسم میں درختوں سے پتے جھڑ جاتے ہیں اور زمین گرے ہوئے پتوں سے ڈھک جاتی ہے۔

۳۔ موسم خزاں میں ٹھنڈی ہوا ہر طرف پھیل جاتی ہے۔

۴۔ موسم خزاں میں دن اور رات تقریباً برابر ہوتے ہیں۔

موسم سرما:

۱۔ موسم سرما دسمبر سے لیکر فروری کے اختتام تک ہوتا ہے۔

۲۔ موسم سرما میں دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوتیں ہیں۔

۳۔ یہ موسم ٹھنڈا ترین ہوتا ہے ٹھنڈی اور سرد ہوائیں چلتی ہیں۔

۴۔ موسم سرما میں لوگ چائے اور کافی کا استعمال کرتے ہیں اور گرم کپڑے سویٹر، جیکٹ، کوٹ اور جرابوں کا استعمال کرتے ہیں۔

۹۔ انٹرنیٹ کی مدد سے آئندہ ہفتے میں موسم کا حال لکھیں۔

جواب: آئندہ ہفتہ موسم خشک اور گرم رہے گا۔ درجہ حرارت 40°C سے 45°C رہنے کا امکان ہے۔ ہوا میں نمی کا تناسب 15% رہے گا بارش کا امکان نہیں ہے۔

۱۰۔ مناظر فطرت کے حوالے سے کوئی نظم لکھیں۔

جواب:

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
تر مجھ سے کسی کا لب نہ ہو گا
میں اور کی گوں نہ آپ جوگا
کیا کھیت کی میں بجھاؤں گا پیاس
اپنا ہی کروں گا ستیاناس
آتی ہے برسنے سے مجھے شرم
مٹی پتھر ہیں تمام گرم
خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت
پھیکی باتوں میں کیا حلاوت
کس برتے پہ میں کروں دلیری
میں کون ہوں کیا بساط میری
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہی غم
سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم
کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی
کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی

www.downloadclassnotes.com

جائزہ۔ا

تفہیم:

ا۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

پانی کے بہاؤ کے حوالے سے دریائے سندھ کا شمار دنیا کے بڑے دریاؤں میں ہوتا ہے، جس میں بہنے والے پانی کی مقدار دریائے نیل سے دوگنی ہے۔ دریائے سندھ کی کل لمبائی ۳۱۸۰ کلومیٹر ہے، جس کا آغاز تبت کے مغربی علاقے سے ہوتا ہے۔ لداخ اور گلگت بلتستان سے ہوتا ہوا یہ دریا جب نانگا پربت کے پاؤں چھوتا ہوا گزرتا ہے تو شاہراہ ریشم کے ساتھ ساتھ یہ اٹک کے مقام پر دریائے کابل سے ملاپ کرتا ہے۔ کالا باغ کے مقام سے یہ میدانی علاقوں میں داخل ہوتا ہے اور پھر کراچی کے قریب سمندر سے جاملتا ہے۔

(الف) کس حوالے سے دریائے سندھ کا شمار دنیا کے بڑے دریاؤں میں ہوتا ہے؟

جواب: پانی کے بہاؤ کے حوالے سے دریائے سندھ کا شمار دنیا کے بڑے دریاؤں میں ہوتا ہے۔

(ب) دریائے سندھ کی کل لمبائی کتنی ہے؟

جواب: دریائے سندھ کی کل لمبائی ۳۱۸۰ کلومیٹر ہے۔

(ج) دریائے سندھ کس مشہور پہاڑ کے پاس سے گزرتا ہے؟

جواب: دریائے سندھ نانگا پربت کے پہاڑ کے پاس سے گزرتا ہے۔

(د) اٹک کے مقام پر دریائے سندھ کس سے دریا ملتا ہے؟

جواب: اٹک کے مقام پر دریائے سندھ دریائے کابل سے ملتا ہے۔

(ہ) دریائے سندھ کے علاوہ پاکستان میں بہنے والے دوسرے دریاؤں کے نام لکھیں۔

جواب: دریائے سندھ کے علاوہ دریائے راوی، دریائے جہلم، دریائے کابل، دریائے وارسک۔

۲۔ نعت پڑھیں اور آخر میں دیئے گئے سوالوں کے جواب دیں۔

مومن کو بس عزیز ہے، الفت رسول ﷺ کی
زادِ راہِ نجات ہے، نسبت رسول ﷺ کی
دنیا و دین، در سے محمد ﷺ کے پاؤ گے
دنیا و دین عین ہے، سنت رسول ﷺ کی
ان ﷺ کے کرم کے دریا کی موجیں ہیں بے کراں
دونوں جہاں پہ چھائی ہے، رحمت رسول ﷺ کی
وردِ درودِ پاک سے رحمت کے در کھلے
شاہیں کو راس آئی ہے، مدحت رسول ﷺ کی

(شاہین بلوچ)

سوالات

(الف) مومن کس چیز کو عزیز رکھتا ہے؟

جواب: مومن الفت رسول ﷺ کو عزیز رکھتا ہے۔

(ب) ہماری نجات کا سامان کیا ہے؟

جواب: رسول ﷺ سے نسبت ہماری نجات کا سامان ہے۔

(ج) دونوں جہان پہ کس کی رحمت چھائی ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی رحمت دونوں جہان پر چھائی ہے۔ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔

(د) آپ ﷺ پر درود بھیجنے سے کس کے در کھلتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ پر درود بھیجنے سے رحمت کے در کھلتے ہیں۔

۳۔ اردو زبان کی اہمیت پر ہر طالب علم درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔

جواب: اردو برصغیر کی معیاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ پاکستان کی قومی اور رابطہ عامہ کی زبان ہے جبکہ بھارت کی چھے ریاستوں کی دفتری زبان کا درجہ رکھتی ہے۔ آئین ہند کے مطابق اسے ۲۲ دفتری شناخت زبانوں میں شامل کیا جا چکا ہے۔ ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق اردو کو بطور مادری زبان بھارت میں 5.01% لوگ بولتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ بھارت کی چھٹی بڑی زبان ہے جبکہ پاکستان میں اسے بطور مادری زبان 7.59% لوگ استعمال کرتے

www.downloadclassnotes.com

ہیں۔ یہ پاکستان کی پانچویں بڑی زبان ہے۔ اردو تاریخی طور پر ہندوستان کی مسلم آبادی سے جڑی ہے۔ اس کے علاوہ خلیجی، یورپی، ایشیائی اورامریکی علاقوں میں اردو بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے جو بنیادی طور پر جنوبی ایشیاء سے کوچ کرنے والے اہل اردو ہیں۔ ۱۹۹۹ء کے اعدادوشمار کے مطابق اردو زبان کے مجموعی متکلمین کی تعداد دس کروڑ ساٹھ لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ اس لحاظ سے یہ دنیا کی نویں بڑی اور بین الاقوامی زبان ہے جو دنیا کے تقریباً ہر خطے میں بولی اور پہچانی جاتی ہے۔

۴۔ ہر طالب علم ایک حمدیہ شعر سنائے۔

جواب:

۱۔

گو سب سے مقدام ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

۲۔

چھپتا نہیں نظروں میں یاں خلعت سلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

۳۔

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک ، وہ ہے جلال تیرا

۴۔

ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کی جلال تیرا

۵۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ کو قواعد کے لحاظ سے الگ الگ کریں۔

رستم زمان۔ قائداعظم۔ خان بہادر۔ ذوق۔ مادر ملت۔ حالی

جواب: **لقب:** قائداعظم۔ رستم زمان۔ مادر ملت

خطاب: خان بہادر

تخلص: ذوق۔ حالی

۶۔ درج ذیل شعر درست تلفظ، لے اور آہنگ سے پڑھیں۔

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی
ترے آزاد بندوں ، نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی ، وہاں جینے کی پابندی

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

الفاظ	جملے
الفت	ہمیں بچوں سے الفت سے پیش آنا چاہیے
اسباب	سفر پر جاتے ہوئے اسباب کم سے کم ہونا چاہیے۔
شرف	بہت سارے لوگوں کو قائداعظم سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔
لاشعور	ہمارے لاشعور میں بہت سی باتیں رہ جاتی ہیں۔
نڈھال	مزدور کام کر کے نڈھال ہو گئے۔

۸۔ درج ذیل عبارت کو پڑھیں اسکی تلخیص کریں اور عنوان تجویز کریں۔

خوش گوار زندگی بسر کرنے کے لیے انسان کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ لیکن صحت اور تندرستی ورزش کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ ورزش سے ہمارا جسم توانا اور مضبوط ہوتا ہے۔ صبح سویرے اُٹھ کر چہل قدمی کرنا بھی ایک ورزش ہے۔ اس سے انسانی اعضا خاص طور پر دماغ، معدے اور جگر کو تقویت ملتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ روزانہ ورزش کریں، ورنہ ہم کاہل اور سست ہو کر رہ جائیں گے۔

تلخیص:

خوشگوار زندگی بسر کرنے کے لیے صحت مند ہونا ضروری ہے جو ورزش کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ روزانہ ورزش کریں تا کہ ہم تندرست رہیں اور کاہل اور سست نہ ہو جائیں۔

عنوان

ورزش کے فوائد